سوال

(78) فلم خانہ خدا شرعی مصالح کی روشنی میں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارہ میں کہ آج کل ملک کے مختلف شہروں میں ایک فلم بنام خانہ خدا سینما گھروں کے اندر دکھائی جا رہی ہے جس میں شعائر وارکان حج طواف وزیارت سعی اور رمی کو دکھایا گیا ہے ،حج میں عورتوں کی تصویریں بھی نظر آتی ہیں ، کیا یہ فلم دیکھنا جائز ہے ، بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ فلم محض پرچھائیں ہے ، لہٰذا فوٹو کی حرمت کا حکم اس پر لاگو نہ ہوگا ، کیا یہ صحیح ہے ؟ اسی طرح بعض حضرات کا یہ کہنا ہے کہ اس فلم کا فائدہ یہ ہے کہ حجاج کو ارکان حج ادا کرتے ہوئے دیکھ کر ضروریات وارکانِ حج کا علم حاصل ہوتا ہے ، تو کیا اس فائدہ کی وجہ سے اس فلم کا دیکھنا جائز ہوگا ۔ جواز وعدم جواز کے حکم مدلل تحریر فرما کر ممنون فرمائیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بعونہ سبحانہ وتعالیٰ، فلم کو محض پرچھائیں کہہ کر فوٹوں کی حرمت سے اس کو بچانے کی کوشش مسعود باصرار نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ تو واضح ہے کہ فلم کی ریل یعنی نیگیٹو ہی اصل فوٹو ہے ، پازیٹو تو اس اصل کی پرنٹ شدہ کاپی ہوتی ہے البتہ پردہ پر جو تصویر آتی ہے ، وہ ثابت اور مستمر نہ ہونے کی وجہ سے اس کو اصل فوٹو کا عکس کہا جا سکتا ہے مگر اس کا حکم وہی ہوگا جو اصل فوٹو کا ہے ، چونکہ یہ عکس نیگیٹو ہی کا ثمرہ اور فرخ ہے لہٰذا فوٹو کا ہی حکم اس پر متفرع ہوگا ، جیسے اجنبی عورت کو قصداً بلا وجہ شرعی دیکھنا حرام ہے تو آئینہ کے اندر اس کا عکس دیکھنا بھی حرام ہے ۔

فلم خانہ خدا کے سینما گھروں کے اندر دکھانے میں جتنا غور کیا جائے اتنی ہی خرابیاں واضح ہوتی ہیں ‘ اس کے ناجائز ہونے کے مختلف پہلو ہیں ، بیت اللہ کی عمارت کے نظارہ سے جو کیفیت اور احساس عظمت وتقدیس نمایاں ہوتا ہے اور اس میں جو جذب وکشش ہے ، وہ اسی مخصوص جگہ کا خاصہ ہے نہ کہ عمارت کی اینٹ وپتھر کی ذات کا وہاں کے اینٹ وپتھر باعظمت ہیں ، تو یہ بھی اسی مقدس مقام کی تقدیس کا ثمرہ ہے ، لہٰذا اس نظارہ کو اگر اس جگہ سے منفک کیا جائے تو اس کے اندر وہ حقیقت کہاں ہوگی ، جب کہ اس حقیقت وکیفیت کا یہ خاصہ ہے کہ جس قدر اس کی زیارت کا شرف حاصل ہو ، اسی قدر شوق دیدار میں اضافہ ہوتا ہے اور جہاں وہ حقیقت نہ ہو ، وہاں یہ خاصہ بھی نہیں ہوتا ۔ پھر ایک مومنانہ قلب ونظر اس بات کو کیسے گوارہ کرے ، جن فریموں اور چوکھٹوں پر کل تک عریاں اور شرمناک تصویریں لگ چکی ہیں اور کل کو پھر لگیں گی ۔ وہاں آج مقدس بیت الہ کا فوٹو برائے نظارہ چسپاں ہے دوربین نگاہیں تو اس بات کا بھی پتہ دے رہی ہیں کہ جن لوگوں نے اب تک سینما کی طرف رخ بھی نہیں کیا تھا ، وہ فلم خانہ خدا کو دیکھنے کے لیے عظمت وتدین کے احساس کے ساتھ سینما گھر جا رہے ہیں اور شیطان کھڑا ہنس رہا ہے اور اپنی کارکردگی پر خوش ہو کر اطمینان کا سانس لے رہا ہے کیونکہ پھر کل کو اسلامی تاریخ سے متعلق کوئی فم چلے گی تو اس کو دیکھنے کے لیے جانا ہوگا اور پرسوں سے ہر قسم کی فم دیکھنے کے لیے راستہ ہموار ہوگا ، یہی مقصد ہے ، شیطان کا جو انسان کا ازلی دشمن ہے ان الشیطان للانسان عدو مبین ۔ اور یہ بھی حقیقت

ہے کہ سینما گھروں میں اس فلم کا دیکھنا نہ عبادت ہے اور نہ شرعاً مطلوب اور نہ طبعی ضرورت کا تقاضا۔ تو پھر لہو ولعب ہی ہوا اور دین شعائر دین کو لہو ولعب بنانے والوں کا معتوب و مغضوب ہونا قرآن کریم میں مصرح ہے، پھر دینی شرائع وعبادت خداوندی کے ساتھ لہو ولعب کا معاملہ کرنا اس کا استہزاء جس کی ممانعت بھی کتاب اللہ میں مصرح ہے: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا اور وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيَاتِيْ هُزُوًا الْقُرْاٰن اور اگر بالفرض اس نوعیت کو لہو ولعب نہ قرار دیئے ہوئے اس کا کوئی فائدہ بھی تلاش کر لیا جائے، جیسے تعلیم تب بھی ان مفاسد کی بنا پر ناجائز ہے کہ عبادت کے لیے اس چیز کو ذریعہ بنایا گیا جو کہ آلہ لہو ولعب اور محرمات کی تشہیر کا معروف ومروج ذریعہ ہے۔ یعنی فلم اس لیے اس نسبت سے بھی یہ طریقہ قطعاً مذموم ہے کیونکہ فقہاء کرام باجے اور بانسری پر قران کریم کی تلاوت یا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نعت پڑھنے کو کفر فرما رہے ہیں کیونکہ تلاوت قرآن اور نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرام چیز بانسری اور باجے کے ساتھ وابستہ ومتعلق کر دیا ہے جس میں یقینا قرآن حکیم اور نعت رسول کی بے حرمتی ہے۔ شرح فقہ اکبر ص ۲۰۵ میں ہے: وفی الخلاصة من قرا القران علی ضرب الدف والقضیب یکفر قلت ویقرب منه ضرب الدف القضیب مع ذکر اللہ تعالی ونعت المصطفی صلی اللہ علیه وسلم وکذا علی الذکر، پھر ظاہر ہے کہ بذریعہ فلم معمولات حج کا دکھانا اصل حج تو نہیں ہے، لہٰذا نقل کیا جاسکے گا اور اس کا حکم اس جزئیہ سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ وقوف عرفات کی نقل اتارنے کو فقہاء مکروہ لکھ رہے ہیں: والتعریف وهو التشبیه بالوقفین بعرفات لیس بشئی معتبر فلا یستحب بل یکره فی الصحیح مراقی الفلاح علی ہامش الطحطاوی ص ۲۹۴، جب عرفات کی محض نقل مکروہ ہے اور فلم خانہ خدا کو نقل کہا جائے، تب بھی مذکورہ مفاسد کی وجہ سے مکروہ ہی نہیں بلکہ ناجائز ہوگی۔ (تنظیم اہلحدیث جلد ۲۱ ش ۷، ابحوالہ ماہنامہ دار العلوم دیوبند مئی ۱۹۶۸ء)

توضیح:

ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتوں کو ڈھایا تھا کہ اللہ کا گھر بت خانہ نہ بنے مگر یار لوگوں کی ستم ظریفی دیکھئے کہ اب انہوں نے پورے خانہ خدا کو بت خانہ، سینما گھر میں لا بسایا ہے، دراصل یہ لوگ خدا کا نام لے کر خانہ خدا کا کاروبار کرنا چاہتے ہیں، ہمیں یقین ہے اگر چندے یہی حال رہا تو ہو سکتا ہے کہ یہ مسخرے کل قوم سے یہ بھی مطالبہ کر ڈالیں کہ مسجد میں اگر فلم دکھائی جائے تو آخر کیا حرج ہے، جب خانہ خدا سینما گھروں میں آسکتا ہے تو سینما گھر خانہ خدا میں کیوں نہیں جا سکتا۔ بہر حال یہ بہت بری ریت چل پڑی ہے، ابھی سے اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا تو پھر بڑی مشکل بن جائے گی۔ (سعیدی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 08 ص 91

محدث فتویٰ